بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

لاہور پاکستان

یوم اشاعت

الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد (۲) | یکم ہجرت ۱۳۲۶ ھش | ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۶۶ھ | یکم مئی ۱۹۴۷ء | نمبر ۹۷

شرح چندہ

سالانہ	۱۲ روپے
ششماہی	۷ "
سہ ماہی	۴ "
ماہوار	۲ ½ "

قیمت

فی پرچہ ۱؍۳

اخبار احمدیہ

لاہور یکم ہجرت ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پیٹ درد کی وجہ سے علیل ہے ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

زمینوں کی تقسیم کی جانچ پڑتال کرنے والی "چھاپہ مار" سرکاری پارٹی ختم کر دی گئی

لاہور ۳۰ اپریل ۔ زمینوں کی تقسیم کی جانچ پڑتال کرنے والی پارٹی کے ایک چھاپے کا کچھ نتیجہ قریباً ایک سو ایکڑ اراضی کی برآمدگی ۔ ایک پٹواری کے وارنٹ گرفتاری کے اجراء ، ایک قانونگو کے تعطل اور دھوکا دینے کے الزام میں برآمد ہوا ہے ۔ یہ چھاپہ ضلع شیخوپورہ میں سانگلہ ہل کے مقام پر مارا گیا ۔ یہ پارٹی حال ہی میں سردار شوکت حیات خان وزیر مال نے قائم کی تھی ۔ اس کے لیڈر مسٹر اے جی رضا ڈپٹی سیکرٹری ترقیات ہیں ۔ اور اس میں چیدہ افسران مال شامل ہیں ۔ پارٹی اب تک تین چار چھاپے مار کر چار ہزار ایکڑ کے قریب ایسی اراضی برآمد کر چکی ہے جسے غیر مستحق لوگ دبائے بیٹھے تھے ۔ سانگلہ ہل میں پناہ گزینوں کا ایک کیمپ تھا جس کے اخراجات حکومت ادا کر رہی تھی ۔ آخری چھاپے کے ذریعے جو زمین حاصل ہوئی ہے وہ اس کیمپ کے تمام پناہ گزینوں کی آبادی کے لئے کافی تھی ۔ یہ تمام زمین ان میں تقسیم کر دی گئی ہے ۔ اور اس طرح کیمپ خود بخود ختم ہو گیا ہے ۔ سانگلہ ہل میں جو پٹواری اس غلط الاٹمنٹ کا ذمہ دار بیان کیا جاتا ہے وہ "چھاپہ مار" پارٹی کے آنے سے پہلے ہی چھٹی لیکر وہاں سے رخصت ہو چکا تھا ۔ اس کے خلاف کئی الزامات کے سلسلے میں جن میں سرکاری اندراجات میں جعلسازی کا الزام بھی شامل ہے ۔ وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکا ہے ۔ قانونگو پٹواری کے کاغذات کی جانچ پڑتال ٹھیک طور پر نہیں کر سکا تھا ۔ اسے معطل کر دیا گیا ہے ۔ اس سلسلے میں جو مہاجر پکڑا گیا ہے اسکے خلاف الزام یہ ہے کہ اس نے کئی فرضی کنبوں کی فہرستیں پیش کر کے بہت سی اراضی حاصل کر لی تھی ۔

کشمیر کمیشن پاکستان کا نمائندہ

لیک سکسیس ۳۰ اپریل ۔ اتحادی اقوام نے پانچ ممبروں کا کشمیر کمیشن بنانے کا فیصلہ کیا ہے ۔ اس میں پاکستان کی طرف سے ارجنٹائن کے نمائندہ کو نامزد کیا گیا ہے ۔

راولپنڈی میں مہاجروں کی آبادکاری

لاہور ۳۰ اپریل ۔ ۱۰ اپریل ۱۹۴۷ء کو ختم ہونے والے ہفتہ تک ضلع راولپنڈی میں ایک لاکھ ۲۵ ہزار مہاجروں کو شہروں میں اور ۱۸۲۱ کو دیہاتی رقبوں میں آباد کیا گیا ہے ۔ ۲۰۰ دوکانیں مہاجروں کو دی گئی ہیں ۔ اور ۵۳ کارخانے بھی دیئے جائیں گے ۔ راولپنڈی کی ایمپلائمنٹ ایکسچینج میں ۷۶۴ مہاجروں نے ملازمت کے لئے نام لکھوائے ان میں سے ۱۵۱ کو اپریل کیلئے پہلے ہفتہ کے دوران میں ملازمت مہیا کی گئی ۔

فلسطین ایکٹ کو ملک معظم کی منظوری حاصل ہوگئی

لندن ۳۰ اپریل ۔ ملک معظم نے فلسطین ایکٹ پر منظوری کے دستخط ثبت کر دیئے ہیں ۔ منظوری کے بعد ایکٹ کو قانونی حیثیت حاصل ہو گئی ہے ۔ اس ایکٹ کی رو سے ۱۵ مئی سے فلسطین میں برطانوی نگرانی کا کام ختم ہو جائے گا ۔ دونوں پارلیمنٹوں کی بھی منظوری حاصل ہو چکی ہے ۔

ممبران نیشنل گارڈ کی رہائی!

کلکتہ ۳۰ اپریل ۔ حکومت مغربی بنگال نے مسلم نیشنل گارڈ پر پابندی عائد کرنے کے بعد جن لوگوں کو گرفتار کیا تھا ۔ ان سب کو رہا کر دیا ہے ۔ البتہ راشٹریہ سیوک سنگھ اور کمیونسٹ پارٹی کے اکثر کارکن تاحال محبوس ہیں ۔

نہروں کا پانی کھول دینے کا فیصلہ

نئی دہلی ۳۰ اپریل ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ حکومت مشرقی پنجاب نے جن دو نہروں کا پانی بند کر دیا تھا ۔ انہیں کھول دینے کا فیصلہ کر دیا ہے ۔

شرق اردن کے قبائلی تیار ہوگئے

دمشق ۲۹ اپریل ۔ شرق اردن کے قبائلی شاہ عبداللہ کے ماتحت فلسطین پر یلغار کرنے کے لئے تیار ہوگئے ہیں ۔ شیخ پاشا کی زیر صدارت قبائلی سرداروں کے ایک جلسہ میں متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا گیا ۔ قرارداد میں اعلان کیا گیا کہ شرق اردن کے قبائلی سرداروں نے شاہ عبداللہ کے جھنڈے کے نیچے فلسطین کو صہیونیت سے بچانے کیلئے یلغار کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ ہم خدا کے سامنے عہد کرتے ہیں کہ ہمیں خواہ کچھ بھی قیمت کیوں نہ ادا کرنی پڑے ہم غیر ملکی حملہ آوروں کو فلسطین سے ختم کر کے دم لیں گے ۔

صوبائی ریسرچ کونسل کا قیام

لاہور ۳۰ اپریل ۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے میڈیکل ریسرچ کے لئے ایک صوبائی ریسرچ کونسل قائم کر دی ہے ، جو ہر سال تحقیقاتی کاموں پر پینتیس ہزار روپیہ خرچ کریگی ۔ یہ کونسل بالکل نئی لائنوں پر کام کرے گی ۔ اور تمام تر توجہ تعمیری تحقیقاتی کام کی طرف دیگی ۔ کونسل کی سرگرمیوں کو ہم آہنگ کرنے کے لئے ایک پروگرام تیار کر لیا گیا ہے ۔ اور ایسے مضامین میں تحقیقاتی کام کیا جائے گا ۔ جس سے شرح موت میں کمی واقع ہو ۔ اور ان متعدی امراض کی روک تھام ہو سکے ۔ جو ہر سال بہت سی انسانی جانوں کے اتلاف کا موجب بنتے ہیں ۔ پنجاب یونیورسٹی اس کونسل کے ساتھ مکمل تعاون کرے گی ۔ سیکرٹری ڈاکٹر شجاعت علی ہونگے ۔ ان کے علاوہ تین اور ممبر ہوں گے ۔

گذشتہ سیلاب سے لاہور سنڈیکیٹ کی بارہ ہزار بوریاں تباہ ہوئیں
سنڈیکیٹ نے ۳۷ لاکھ روپے کا آٹا پناہ گیروں کو مہیا کیا

لاہور ۳۰ اپریل ۔ اپنے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے ۔

آج شام کے قریب لاہور گرین سنڈیکیٹ لمیٹڈ کے صدر میاں عبد العزیز بٹ نے سنڈیکیٹ کے طریق اس کی مشکلات ۔ اس کے طریق کار پر اعتراضات اور دیگر امور پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار نویسوں کی ایک کانفرنس میں کہا ۔ کہ تقسیم کے وقت ہمارے پاس ۸ لاکھ روپے مالیت کا اناج ۰۰ ہزار بوریوں کی شکل میں موجود تھا ۔ اس میں سے ۱۲ ہزار سے زائد بوریاں سیلاب کی زد میں ایسی بری طرح آئیں ۔ کہ ان کا اناج ، انسانوں کے کھانے کے قابل نہ رہا ۔ چنانچہ اسے راشننگ اتھارٹی کے حکم سے جلانے کے مصرف میں لایا گیا ۔

آپ نے بتایا کہ آٹے میں ۶۷ فی صدی گندم اور ۳۳ فی صدی دوسری اجناس شامل کی جاتی ہیں وہ جو ہوں یا چنے ۔ لیکن گندم میں چونکہ جو پہلے بھی ہوتے ہیں ۔ لہذا اس کی مقدار کچھ زیادہ ہی معلوم ہوتی ہے ۔ آپ نے بتایا کہ اجناس کی یہ آمیزش انسپکٹر صاحب اپنے سامنے خود کرواتے ہیں ۔

(باقی دیکھو صفحہ ۸)

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی ۔ اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل لاہور
یکم مئی ۱۹۴۸ء

وزرائے مغربی پنجاب

کراچی میں قائداعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان سے چھ دن گفتگو کرنے کے بعد وزیراعظم خان افتخار حسین خان وزیر خزانہ میاں ممتاز دولتانہ اور وزیر مالیات سردار شوکت حیات خان واپس لاہور تشریف لے آئے ہیں۔ آپ نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ "پاکستان بہت نازک دور میں سے گزر رہا ہے۔ اس وقت عزم اتحاد اور حوصلہ کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ہم نے تہیہ کر لیا ہے۔ کہ موجودہ مشکلات پر قابو پانے کے لئے ہم متحدہ اور متفقہ طور سے کام کرینگے قائداعظم نے بھی ہمیں یہی مشورہ دیا ہے۔"

اس مشترکہ بیان سے اس قیاس آرائی کی تائید ہوتی ہے۔ جو اخبارات نے ان کے کراچی جانے کے وقت کی تھی۔ اور اس سے پہلے بھی وزارت کے اندرونی اختلافات کے متعلق کی جاتی تھی۔ ایک خبر یہ بھی تھی۔ کہ خان ممدوٹ مرکزی وزارت میں چلے جائینگے۔ اور میاں ممتاز دولتانہ مغربی پنجاب کے وزیراعظم ہوں گے۔ لیکن بعد کی اطلاع سے اور اس بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ میاں ممتاز دولتانہ نے وزارت عظمٰی سے انکار کر دیا ہے۔

اگر وزیروں میں تنازعہ جاری رہتا۔ تو واقعی اس کا علاج یہی تھا۔ کہ موجودہ وزارت کو توڑ کر نئی وزارت بنائی جاتی لیکن اب چونکہ وزیروں کے مابین تفہیم ہو چکی ہے۔ اور وجہ نزاع جاتی رہی ہے۔ کسی تبدیلی کی چنداں ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ اس ضمن میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ وزارت میں کوئی توسیع نہیں ہوگی۔ بہرصورت اگر موجودہ وزارت اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے تہیہ کر چکی ہے۔ اور حقیقی طور پر پاکستان کی ضروریات ان کے ذاتی جذبات پر غالب آچکی ہیں۔ تو ہمیں امید کرنی چاہیئے۔ کہ بہت سی خرابیاں جو باہمی نزاع کی وجہ سے پیدا ہو گئی تھیں اب جلد از جلد دور ہو جائینگی۔

ایک آزاد ملک کے وزراء صرف اسی صورت میں صحیح معنوں میں قوم کے نمائندے کہلا سکتے ہیں جب وہ ذاتیات سے بالا ہو جائیں۔ جو لوگ حقیقی طور پر ملک کے خیرخواہ ہوتے ہیں۔ جتنا بھی ان کا رتبہ بڑا ہوتا ہے۔ اتنی ہی بڑی قربانیاں ان کو کرنا پڑتی ہیں بعض وقت تو ملکی معاملات کے لئے اپنے نازک سے نازک جذبات کو بھی نظر انداز کرنا پڑتا ہے۔ نپولین اور مصطفٰے کمال پاشا کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ جنہوں نے اپنی گھریلو زندگیاں صرف قوم کی خاطر تباہ کر لیں۔ ان کے سامنے قوم کا مفاد اپنے مفاد سے بہت زیادہ قیمتی تھا۔ بے شک وہ لوگ مثالی قربانیاں کرنے والے تھے۔ وہ بے نظیر لوگ تھے۔ ایسے لوگ تھے جو کبھی کبھی پیدا ہوتے ہیں۔

لیکن ہمیں جاننا چاہیئے۔ کہ قومی کام میں جب تک ایسی ہی قربانیاں یا ان کے نزدیک تر قربانیاں نہ کی جائیں۔ قوم کی صحیح خدمت نہیں کی جا سکتی۔ پاکستان اس وقت جیسا کہ وزراء نے اپنے مشترکہ بیان میں تسلیم کیا ہے۔ ایک نہایت نازک دور میں سے گزر رہا ہے۔ اس وقت اس کو ایسے فدائیوں کی ضرورت ہے جو مثالی قربانیاں کر سکیں۔ ہمارے وزراء کو یہ خیال کرنا چاہیئے۔ کہ وزارت کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ جو ان کی دولتمندی یا عالی خاندان کا فرد ہونے کی وجہ سے ان کو نصیب ہوئی ہے۔ بلکہ یہ ایک امانت ہے جو قوم نے ان کو اس لئے سونپی ہے۔ کہ وہ اپنی حکومت کا کام باحسن طریق سرانجام دیں۔ افسوس ہے کہ ہماری صوبائی وزارتوں میں ابھی تک یہ صحیح روح پیدا نہیں ہوئی۔ ہماری تمام صوبائی وزارتیں قومی خدمت کا کوئی اعلٰے معیار قائم نہیں کر سکیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ابھی تک ہم اپنے آپ کو گزشتہ برطانوی سامراجی عہد سے الگ نہیں کر سکے۔ اور اپنے آپ کو آزاد ملک کا رکن نہیں سمجھتے۔ ابھی تک ہم یہ نہیں سمجھ سکے کہ ہم صرف قابلیت اور قوم کی کثرت رائے سے ہی اپنے عہدوں پر قائم رہ سکتے ہیں۔ اور قوم کی کثرت رائے ہمارے حق میں اسی وقت ہو سکتی ہے، جب ہم قوم کے دلوں میں اپنے کام سے احترام پیدا کریں۔ مسٹر کھوڑو سابق وزیراعظم سندھ کی موقوفی ہمارا نظریہ بدلنے اور ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہونی چاہیئے۔

ہمیں امید ہے کہ پاکستان کی صوبائی وزارتوں میں مسٹر کھوڑو کا واقعہ آخری واقعہ ثابت ہوگا۔ اور پیشتر اس کے کہ قوم مغربی پنجاب کی وزارت سے اکتا جائے۔ وزراء کو اپنے اس مقدس عہد پر سختی سے عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ جو انہوں نے اپنے مشترکہ بیان میں قوم کے سامنے کیا ہے۔

کنٹرول ہٹانے کے بعد

ہندیونین نے ۲۰ر جنوری کو کپڑے سے کنٹرول اٹھایا تھا۔ اس وقت سے لے کر اب تک کنٹرول اٹھانے کا جو نتیجہ نکلا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اوسطاً کپڑے کی قیمت ۱۱۷ فیصدی زیادہ ہو گئی ہے۔ بعض صوبوں میں مثلاً یو۔ پی آسام اڑیسہ میں تو قیمت ۲۰۰ فی صدی بڑھ گئی ہے۔ کم سے کم جہاں قیمت بڑھی ہے وہ صوبہ بہار ہے۔ جہاں ۵۰ فی صدی تک پہنچ گئی ہے۔ قیمتیں بڑھنے کی وجوہات دوگونہ ہیں۔ اول تو کپڑا بنانے والوں ہی نے زیادہ نفع کی امید میں کپڑا روک لیا ہے۔ دوسرے جو شاک حاصل ہوتا بھی ہے۔ اسکو تجارت پیشہ لوگ جمع کر لیتے ہیں۔ جس سے کپڑے کا قحط ہو گیا ہے۔ کپڑے کی قیمتیں مقرر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہؤا۔ کیونکہ ۲۰ جنوری کے بعد قانوناً ان پر عمل کرانا نہیں جا سکتا۔ اب حکومت ہند سوچ رہی ہے۔ کہ کنٹرول پھر لگا دیا جائے۔

یہ تو ہند کا حال ہے۔ جہاں کپڑا بنانے کی ملیں کثرت سے ہیں۔ اس تمام مرض کی وجہ نفع اندوزی کی روح ہے۔ جو بڑے بڑے تاجروں میں پیدا ہو جاتی ہے۔ جو ہر طرح سے روپیہ کمانے کی تاک میں لگے رہتے ہیں۔ کنٹرول ہو یا نہ ہو۔ یہ لوگ اپنی دھن کے پکے ہوتے ہیں۔ کنٹرول کی صورت میں عوام کو ذرا زیادہ سہولت اس وجہ سے ضرور ہوتی ہے۔ کہ مقررہ قیمتوں پر کبھی نہ کبھی کچھ مل جاتا ہے اگرچہ کوٹے کا بہت سا مال ڈپو ہولڈر اور رسول سپلائی کے افسر ملکر کھا جاتے ہیں۔

پاکستان کی حکومت بھی کنٹرول اٹھانے یا نہ اٹھانے کے متعلق سوچ رہی ہے۔ اس وقت عوام کنٹرول کو لعنت سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اس کی برائیاں براہ راست ان پر اثر کرتی ہیں۔ لیکن کنٹرول اٹھنے کے بعد دوسری قسم کی برائیاں سامنے آئینگی۔ تو اس وقت کنٹرول کو غنیمت خیال کر کے پھر اس کی آرزو کرنے لگیں گے جیسا کہ ہند میں محسوس ہو رہا ہے مرض کی حقیقی وجہ اخلاقی معیار کی پستی ہے۔ جب تک لوگوں کا اخلاقی معیار بلند نہ ہوگا۔ موجودہ مشکلات کے زمانہ میں تمام لوگوں کی ضروریات پوری ہونی مشکل ہیں

یہاں اور وہاں

معاصر نوائے وقت میں تین چار دن ہوئے ایک نوٹ بزیر عنوان "مہاجرین پر نیا ستم" شائع ہوا تھا۔ اس نوٹ میں یہ بتایا گیا تھا۔ کہ بعض ہندو مغربی پنجاب میں آکر کہتے ہیں۔ کہ وہ بھاگ کر کہیں نہیں گئے تھے۔ بلکہ یہیں اپنے کسی مسلمان دوست کے ہاں چھپکر رہ رہے تھے۔ اس لئے وہ اپنی جائداد کو واپس لینے کے حقدار ہیں۔ خواہ اس پر کسی مہاجر ہی کا قبضہ ہو۔ اس میں یہ افسوسناک بات بھی بتائی گئی تھی۔ کہ ایسے مسلمان دوست جن کے ہاں پناہ لینا بتایا جاتا ہے خود کوئی عہدہ دار افسر یا ان کے رشتہ دار ہوتے ہیں۔ جو اس کذب طرازی میں انکی امداد کرتے ہیں۔ اور اس طرح مہاجروں سے قبضے واپس دلائے جا رہے ہیں۔ معاصر نوائے وقت نے احتجاج کیا ہے کہ یہ مہاجرین پر نیا ستم ہے کیونکہ غلط بیانی کر کے قانون سے ناجائز فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مغربی پنجاب کی حکومت ایسے لوگوں کو قبضے دلا رہی ہے۔ لیکن اس کے مقابل اخبار ریاست کا حسب ذیل اقتباس ملاحظہ فرمایئے

"دہلی میں جو چند قدیم خاندان بڑی پوزیشن کے تھے ان میں ایک بقائی خاندان بھی تھا، جو آنکھوں کے علاج کے لئے دور دور تک مشہور تھا۔ اور اس خاندان سے ہزارہا مریض ہر روز فائدہ حاصل کرتے اگست ستمبر ۱۹۴۷ء میں جب دہلی میں فسادات ہوئے تو اس خاندان پر بھی مصائب نازل ہوئیں۔ ان کی جائداد زیادہ تر ہندوؤں کے محلہ میں تھی۔ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ ان کے گھر بھی لوٹ لئے گئے۔ اگر اس لوٹ میں صرف ان کے گھر کا سامان لوٹ لیا جاتا۔ تو پھر بھی یہ خاندان صبر کر لیتا۔ مگر اس لوٹ کے سلسلے میں سب سے زیادہ افسوسناک واقعہ یہ ہے، کہ اس خاندان کی وہ تمام قلمی کتابیں بھی ضائع کر دی گئیں۔ جن میں اس خاندان کے بیش قیمت نسخے تھے۔ لوٹ کے بعد اس خاندان کی جائداد پر پنجاب سے آئے ہوئے ہندو مہاجرین نے قبضہ کر لیا اور جب شہر میں امن ہؤا۔ تو اس خاندان کے ایک ممبر ڈاکٹر اعزاز الدین بقائی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس نے گورنمنٹ کو درخواست دی۔ کہ ہم لوگ دہلی ہی میں ہیں پاکستان نہیں گئے ہمارے مکانات پر ہماری اجازت کے بغیر قبضے کئے گئے ہیں۔ ان مکانات کا قبضہ دلایا جائے۔ ان درخواستوں کا کیا حشر ہؤا، اس کا علم گورنمنٹ یا لوکل حکام کو ہی ہوگا۔ کیونکہ نہ تو ان درخواستوں کا کوئی جواب آیا اور نہ مکانات خالی کرائے گئے۔ اور اب درخواست دینے والے ڈاکٹر بقائی کرایہ کے مکان میں بے سرو سامانی کی حالت میں مقیم ہیں۔" (ریاست ۲۶ر اپریل)

یہ دہلی کا حال ہے جہاں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی جائداد واپس کر دی گئی ہیں اور جو انڈین یونین

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

دو تازہ رویا

فرمودہ ۲۵ اپریل ۱۹۴۸ء بعد نماز مغرب

مرتبہ: مولوی سلطان احمد صاحب

فرمایا:-

رویا کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ایک عجیب طریق ہے۔ کبھی وہ ایسا باریک اشارہ اور مخفی مثال ہوتی ہے۔ کہ بظاہر انسان اسکو سمجھ ہی نہیں سکتا۔ اور بسا اوقات وہ لوگ جو علم تعبیر سے ناواقف ہوتے ہیں۔ وہ ایسی رویا سے ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ یا یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ یہ صرف ایک خیال ہے۔ جو سوتے ہوئے پیدا ہوا لیکن جو رویا مخفی اشارات میں ہوتی ہے۔ وہ زیادہ اہم ہوتی ہے بہ نسبت ظاہری رویا کے جس رویا کی حقیقت ظاہر ہو۔ یا وہ معمولی سا اخفا اپنے اندر رکھتی ہو۔ اسکے متعلق خیال کیا جاسکتا ہے کہ انسانی دماغ نے اس کو بنالیا ہے۔ یا شائد دل کے خیالات اور ارادے ایسے ہوں جن کے اثر کے نیچے انسان نے ایسا سمجھ لیا ہے۔ جیسے کہتے ہیں بلی کو چھیچھڑوں کے خواب۔ مگر جو رویا مخفی ہوتے ہیں ان کو

انسانی دماغ

بنانے کی قابلیت نہیں رکھتا۔ اور نہ ہی ذہن ان کی طرف منتقل ہوسکتا ہے۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے۔ کہ یہ خدائی چیز ہے۔ وہی اسکو بناسکتا ہے انسانی ذہن اسکو نہیں بناسکتا۔

پشاور کے سفر سے پہلے میں نے ایک رویا دیکھی تھی۔ وہ اس طرح مخفی زبان میں تھی۔ کہ میں خواب میں حیران تھا کہ یہ کیا بات ہے۔ اور اس چیز کا اس قدر مجھ پر اثر تھا۔ کہ جب میں جاگا تب بھی تھوڑی دیر تک مجھ پر حیرت طاری رہی آخر ایک لفظ میرے ذہن میں ڈالا گیا۔ اور تعبیر مل گئی۔

میں نے دیکھا کہ میں قادیان میں ہوں۔ اور وہ پاخانہ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قضائے حاجت فرمایا کرتے تھے میں اس میں ہوں۔ اس میں اسی طرح کی لکڑی کی چوکی بنی ہوئی ہے۔ اور اس کے نیچے پاخانہ کا پاٹ پڑا ہوا ہے۔ میں اس تختے کے اوپر بیٹھا ہوں۔ گویا قضائے حاجت کر رہا ہوں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پاخانہ جو آیا وہ پتلا سا ہے۔ پھر وہ کچھ پھیل بھی گیا ہے۔ اور چوکی کے کناروں پر بھی کچھ گرا ہے۔ جب میں نے طہارت شروع کی۔ تو مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے میں ٹیڑھا ہوگیا ہوں۔ اور چوکی سے نیچے گرنے لگا ہوں۔ ٹیڑھا ہونے سے وہ پاخانہ جو چوکی پر گرا تھا۔ میری سلوار کے ایک حصہ کو لگ گیا۔ جب میں سنبھلنے لگا تو دوسری دفعہ زیادہ جھک گیا۔ اور دوسری طرف کے پاجامہ کے حصہ کو کچھ پاخانہ لگ گیا۔ اسپر میں نے پانی کے لوٹے سے پاخانہ کو دھویا۔ اس وقت میں ڈرتا ہوں۔ کہ شائد لوٹے میں اتنا پانی نہ ہو۔ جس سے میں پاجامہ کو صاف کرسکوں۔ لیکن وہ پاخانہ بھی صاف ہوگیا۔ اور میں نے طہارت بھی کرلی۔ اور پھر بھی لوٹے میں پانی بچ گیا۔ جب سے میں وضو کرنے لگ گیا۔ اور اسی چوکی پر کھڑے ہوکر میں نے نماز شروع کردی۔ مشرق کی طرف میرا مونہہ تھا۔ پاخانہ کی جگہ ایسی ہے۔ کہ اگر مکان کو جنوب کی طرف کھینچا جاسکے تو وہ جگہ مسجد مبارک کے مغرب میں (جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نماز پڑھا کرتے تھے) چلی جاتی۔ لیکن حقیقتاً درمیان میں کچھ کمرے ہیں۔ اور یہ پاخانہ کوئی بیس بتیس فٹ مسجد سے شمال میں ہے۔ جس وقت میں نماز پڑھ رہا ہوں ایک نوجوان میرے دائیں اور دو نوجوان میرے بائیں آ کھڑے ہوئے ہیں۔ مجھے ایسا معلوم ہوا ہے کہ دائیں طرف کوئی نوجوان ہے بغیر ڈاڑھی مونچھ کے اور بائیں طرف میاں غلام محمد اختر ہیں۔ اور ان کے ساتھ پھر ایک بے ڈاڑھی مونچھ کا نوجوان ہے۔ اور ہم نماز پڑھ رہے ہیں۔ اور نماز بھی باجماعت۔ میں اس وقت سخت حیران ہوں۔ کہ [illegible] کرونگا۔ جس چوکی پر میں کھڑا ہوں۔ اسپر تو پاخانہ گرا ہوا ہے۔ اور میرے ساتھی جہاں کھڑے ہیں۔ وہ طہارت اور پیشاب پاخانہ پھینے کی جگہ ہے دائیں طرف کا نوجوان بے شک ایک چوکی پر ہے۔ مگر وہ بھی آخر پاخانہ کا حصہ ہے۔ آخر گھبرا کر میں نے پاؤں کی طرف نظر کی۔ تو مجھے یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی۔ کہ پاخانہ کی چوکی ایک بیٹھنے والی یا نماز کی چوکی کی شکل میں بدل گئی ہے۔ اور بالکل صاف ہے۔ اسی طرح جس فرش پر بائیں طرف کے دوست کھڑے ہیں۔ وہ بھی بالکل خشک اور صاف ہے۔ اور کوئی گندگی اسپر نہیں ہے۔ اس پر میں نے نماز شروع رکھی۔ قیام کے بعد جب رکوع کے لئے جھکا اور رکوع کرکے اٹھا۔ تو کچھ بھنبھناہٹ اور حرکت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسجد مبارک میں بھی نماز ہو رہی ہے۔ اور وہ لوگ مغرب کی طرف مونہہ کرکے نماز پڑھ رہے ہیں۔ جس وقت میں رکوع کرکے اٹھا۔ تو اختر صاحب کے پاس جو نوجوان تھا۔ وہ اردو زبان میں مسجد مبارک کے نمازیوں کو مخاطب کرکے کہتا ہے۔ ہم کچھ آگے بڑھ گئے ہیں۔ خواب میں ہی میں تعجب کر رہا ہوں۔ کہ وہ نماز بھی پڑھ رہا ہے۔ اور بات بھی کر رہا ہے۔ پھر ہم نے سجدہ کیا۔ جگہ بالکل صاف تھی۔ پھر کھڑے ہوئے اور دوسری رکعت شروع کی۔ جب میں دوسری رکعت کے رکوع سے کھڑا ہوا۔ تو پھر اس نوجوان نے مسجد مبارک کے نمازیوں کو مخاطب کرکے کہا۔ کہ ہم کچھ اور آگے بڑھ گئے ہیں۔

اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ مجھے یاد نہیں کہ پھر بقیہ نماز میں نے ختم کی۔ یا رکوع کے بعد ہی میری آنکھ کھل گئی۔ جب آنکھ کھلی۔ تو میں حیران تھا کہ یہ کیا بات ہے۔ مشرق کی طرف مونہہ کرکے نماز پڑھ رہا ہوں۔ اور پھر مسجد کے قریب ہوں۔ اور ایک نمازی کہتا ہے کہ ہم آگے بڑھ گئے ہیں۔ اس کی تعبیر کیا ہے۔ پھر پاخانہ میں نماز پڑھنے سے کیا مطلب ہے۔ آخر میرے دل میں القا ہوا۔ کہ دیکھو پاخانہ کو عربی میں کیا کہتے ہیں۔ پاخانہ کو عربی میں براز کہتے ہیں۔ اور براز کے معنے لڑائی کے بھی ہیں۔ اور مقعد کے بھی ہیں۔ جہاں سے پاخانہ نکلتا ہے۔

پس میرا ذہن اس طرف گیا۔ کہ پاخانہ پھرنے اور پاخانہ میں ہونے کے معنے مقابلہ کی جگہ پر بیٹھنے اور مقابلہ کا سامان مہیا کرنے اور مقابلہ کرنے کے ہیں۔ گویا ہم لڑائی کی تیاری کرکے

قادیان کی طرف

بڑھیں گے۔ اور اس لڑائی کے نتیجہ میں قادیان کے قریب تر ہوتے جائینگے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاخانہ کو دکھانے کا یہ مطلب ہے کہ ہم نے مبارزت اور براز کا وہ طریق اختیار کرنا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اختیار کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعائیں کیا کرتے تھے۔ اور دنیوی سامانوں کو بھی استعمال کیا کرتے تھے۔ مگر زیادہ زور دعاؤں پر دیتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایک پیشگوئی ہے۔ کہ اس کے دم سے کافر مریں گے اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ وہ دعائیں کرینگے۔ جس کے نتیجہ میں دشمن ہلاک ہوگا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ پھونکوں سے ان کو ہلاک کریں گے۔ دم مونہہ سے ہوتا ہے۔ اور دعا بھی مونہہ سے کی جاتی ہے۔ وہ دعا کرے گا۔ اور کافر برباد ہونگے وہ فقرہ جو اس دوست نے اردو میں کہا۔ اس سے خواب کی تعبیر ذہن میں آگئی۔ گویا ہم مقابلہ کرینگے۔ اور دشمن کو دھکیل کر قادیان والوں کے قریب چلے جائینگے۔ اور دوسری بار پھر کوشش کرکے اور زیادہ بڑھ جائینگے۔ اسی طرح

لحظہ بلحظہ ترقی

کرکے قادیان کو لے لیں گے۔

دیکھو کتنی باریک رویا ہے۔ بظاہر اس کا خیال کرکے گھن آتی ہے۔ دو نظارے دکھائے گئے ہیں۔ پاخانہ کی چوکی بدل گئی ہے۔ زمین صاف ہوگئی ہے۔ اور ایک آدمی نمازیوں سے مخاطب ہو رہا ہے۔ پاخانہ میں آگے بڑھنے کا کوئی مطلب نہیں۔ پاخانہ میں کوئی آگے کیا بڑھے گا۔ پاخانہ کو عربی میں براز کہتے ہیں جس کے معنے مقعد کے ہیں۔ اور براز کے معنے لڑائی اور مقابلہ کے ہیں۔ براز مبارزت کا قائمقام ہے۔ مفاعلہ کا مصدر فعال کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے قَاتَلَ سے مصدر مقاتلہ بھی ہے۔ اور قتال بھی۔ اس کے معنے ہیں لڑائی کے لئے صف بندی کرنا۔ اور مقابلہ کرنا۔ غرض براز اور مبارزہ کے معنے

مقابلہ اور جنگ

کے ہیں۔ براز کا دکھانا اور نماز پڑھنا اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ ہمیں مبارزت اور قربانیاں کرنی ہونگی ہماری جماعت مقابلہ کریگی۔ اور صف بندی کریگی اور ہر رکعت یعنی کوشش کے بعد وہ آگے بڑھے گی۔

یہ رویا مبشر بھی ہے۔ اور اس میں متوحش فقرات بھی پائے جاتے ہیں۔ اس میں مباہدت کی شرط ہے۔ یعنی ہمیں مقابلہ کرنا پڑے گا رویا میں میں نے چار آدمی دیکھے ہیں۔ یہی تشویش میں ڈالتا ہے اگرچہ یہ درست ہے کہ وہ اتنی چھوٹی جگہ تھی .... کہ وہاں تین چار آدمی ہی دکھائے جا سکتے تھے مگر اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ

جماعت کا قلیل حصہ

اس میں حصہ لے گا۔ اور باقی محروم رہ جائیں گے بہر حال اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے سامان پیدا ہو رہے ہیں کہ وہ ہمارے کام میں برکت دے کہ ہمیں آگے بڑھانا چاہتا ہے۔ یہاں تک کہ ہم قادیان کے بالکل قریب جا پہنچیں اور وہاں کے نمازیوں سے مل جائیں یہ تو میرے سفر سے پہلے کی رویا ہے۔ اور اس میں اخفا کا پہلو پایا جاتا ہے۔ سفر سے آکر میں نے دیکھا کہ میں پاخانہ کر رہا ہوں۔ پاخانہ والی جگہ پر خارش ہوئی ہے میں نے خیال کیا کہیں کوئی چھونا وغیرہ نہ ہو۔ طہارت کیلئے جب میں نے ہاتھ آگے بڑھایا تو مجھے کوشش کی کہ وہ ہاتھ کو لگ جائے جب میں نے اُس کو نکالا تو وہ ایک چھوٹا سا تھا میں نے اُس کو پھینکنے کا ... کیا تو لگا دیا تو میاں شریف احمد صاحب آگئے اور انہوں نے اُس چھونے کو اُٹھا کر زمین پر پھینک دیا اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کے کچھ لوگوں میں کمزوری پائی جاتی ہے اور یہ کہ ہر زمانہ کے موقعہ پر اُن میں سے بعض احمدیت کے مطالبات پورے نہ کر سکیں گے۔ وہ کیڑے ثابت ہوں گے اور کیڑے بھی پاخانہ کے۔ چھونا ایک نرم سا جانور ہوتا ہے۔ پاخانہ کے بعد طہارت کرنے سے مر جاتا ہے۔ طبیب جانتے ہیں۔ کہ یہ جانور کتنا نرم ہوتا ہے کیونکہ اُن کو اکثر اُسے دیکھنا پڑتا ہے۔ اور طبیب ہی جانتے ہیں کہ کس طرح نرمی کے ساتھ اُس کو نکالا جاتا ہے ورنہ وہ مر جاتا ہے کیونکہ اس میں ضعف پایا جاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ لوگ پکڑے بھی جائیں گے اور میاں شریف احمد صاحب کے اُس چھونے کو نیچے پھینک دینے کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے۔ کہ وہ الگ کر دئے جائیں گے یا یہ کہ وہ مٹ جائیں گے اور فنا ہو جائیں گے۔

پھر فرمایا۔ میں چند دنوں سے نماز میں نہیں آ رہا۔ مگر وہ کے مقام پر جو درد ہوتا تھا آج ڈاکٹری معائنہ کرایا گیا ہے ٹسٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تیزابی مادہ زیادہ ہو گیا ہے وہ درد اب بھی جگہ بجگہ ... کے مواد ... سفر میں کم ہو گیا ہے۔ گلے میں بھی ان دنوں سوزش اور خراش بہت ہوتی ہے سارا دن بلغم آتی رہتی ہے۔ اور کھانسی کی بھی شکایت ہے۔ اس کو ماہ ڈیڑھ ماہ ہو گیا ہے۔ تنفس کے رُکنے پر دمہ کی سی شکایت ہو جاتی ہے۔ زیادہ بولنا میرے لئے مشکل ہے جمعہ کو زیادہ بولنے کی وجہ سے طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تھی۔ سفر پر کان بھی بہرے ہو گئے تھے۔ ابھی تک اس کا اثر باقی ہے مجھے نزلہ بھی تھا۔ اور کھانسی بھی تھی جس کا کانوں پر اثر پڑا۔ اور وہ کچھ بوجھل سے ہو گئے لیکن شنوائی میں کمی اب پہلے کی نسبت فرق ہے بہر حال ابھی پوری طرح صحت نہیں ہوئی آواز اونچی اور صاف نہیں جیسے پہلے تھی۔

عبد السلام صاحب اختر نائب ناظر تعلیم و تربیت نے بتایا کہ ملاپ میں ایک خبر چھپی ہے کہ

گیانی کرتار سنگھ

نے پریس کانفرنس میں ایک بیان دیا ہے کہ ننکانہ صاحب اور قادیان کا اگر تبادلہ ہو جائے تو ہم راضی ہیں۔ اور ہم گورنمنٹ ہندوستان سے یہ کہیں گے کہ وہ یہ تبادلہ منظور کرلے اس پر حضور نے فرمایا کہ خاص سٹیٹسمین میں ایک سکھ (سردار امر سنگھ سیوندھ) کا مضمون چھپا تھا۔ تو اس سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُس کا مطلب یہ ہے کہ ان دونوں کو

فری ٹاؤن

قرار دے دیا جائے۔ ویسے ایک شہر کو ایک ملک سے اٹھا کر دوسرے ملک میں تو نہیں رکھا جا سکتا۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں جب جیل میں تھا تو جیل کے ایک آفیسر نے مجھ سے کہا کہ احمدی قادیان میں واپس آجائیں گے۔ اخبار میں گورنمنٹ کی طرف سے ایک بیان چھپا ہے۔ میں نے اُس سے کہا۔ کہ وہ اخبار مجھے بھی دکھلاؤ۔ اُس آفیسر نے کہا کہ میں نے اخبار پڑھ کر بیوی کو دی تھی۔ اور وہ اخبار پڑھنے کے بعد بطور ردی کے استعمال کرنے کے لئے ہسپتال بھیج دیتی ہے۔ اس وجہ سے میں خود اُس بیان کو نہ پڑھ سکا۔ اس پر حضور نے فرمایا وہ اخبار ہمیں نہیں ملا۔ اسٹیٹسمین میں امر سنگھ دسوندھ کا بیان چھپا تھا۔ اُس نے لکھا تھا کہ اگر ننکانہ صاحب اور قادیان کو فری سٹی قرار دے دیا جائے۔ تو اچھی بات ہوگی۔ یہ کوئی تین چار دن کی بات ہے۔ باؤنڈری کمیشن کے فیصلہ سے پہلے بعض لوگوں نے ایسی خوابیں دیکھی تھیں کہ ان شہروں کا آپس میں تبادلہ ہو گیا ہے اُس اخبار کو تلاش کرنا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ٹربیون کے دفتر ہیں سے مل جائے اُن کے پاس ریکارڈ ہوگا۔ بہر حال اس قسم کی باتیں لوگوں کے منہ سے نکلنے سے یہ امید بندھتی ہے۔ کہ دماغوں کی وہ تیزی جو پہلے تھی کم ہو رہی ہے۔

محترم جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے مبلغ امریکہ کی جامعہ احمدیہ احمد نگر میں تشریف آوری

۲۴ر اپریل ۱۹۴۸ء کو مکرم جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے مبلغ امریکہ احمد نگر میں تشریف لائے۔ دوسرے دن ۲۵ر اپریل کو آپ کے اعزاز میں دعوت چائے دی گئی۔ اور ایک اجلاس زیر صدارت پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد طلبہ جامعہ احمدیہ و مدرسہ احمدیہ کی طرف سے سید محمود احمد صاحب ناصر نے اردو میں اور اساتذہ کی طرف سے محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے بزبان اُردو۔ محترم مولوی ظفر محمد صاحب فاضل نے بزبان عربی اور محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی نے انگریزی میں ایڈریس پیش کئے جن کے جواب میں محترم صوفی صاحب نے پہلے عربی زبان میں تقریر فرمائی۔ اور طلبہ کو مفید نصائح فرمائیں اور اختصاراً امریکہ کے حالات بیان کئے۔ پھر اردو اور انگریزی میں بھی خطاب فرمایا۔ طلبہ کے علاوہ گاؤں کے احمدی اور غیر احمدی اصحاب بھی شریک اجتماع ہوئے۔ آخر میں محترم پرنسپل صاحب نے مختصر تقریر میں جماعت احمدیہ کی قربانیوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت بیان کی۔ اور دعا پر اجتماع ختم ہوا۔ (خاکسار محمد شفیع اشرف سیکرٹری اشاعت جامعہ احمدیہ) ۲۵ر اپریل

فلسطین کے احمدی احباب کیلئے درخواست دعا

مکرم مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل مبلغ فلسطین حیفہ سے بذریعہ تار احباب جماعت سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ فلسطین کے احمدی بھائیوں کو خاص طور پر اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ اُن کا حامی و ناصر ہو۔ اور خاص طور پر اُن کی حفاظت فرمائے۔ بعد کے تار سے پتہ چلا ہے۔ کہ حیفہ کے جملہ احمدی احباب بھی شہر خالی کر چکے ہیں۔ احباب بالالتزام اپنے بھائیوں کی حفاظت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

عورت اپنے خاوند کی مرضی کے خلاف وصیت کر سکتی ہے

عورت اور مرد دونو نیک کام کرنے میں آزاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ جو کوئی نیک عمل کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کا انہیں بدلہ دے گا اور وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ اسلئے اگر کوئی کسی کے نیک عمل کرنے میں روک بنتا ہے تو وہ یقیناً گنہگار ہے۔ اس زمانہ میں اپنی جائداد کے ایک معین حصہ کو خدمت اسلام کے لئے بذریعہ وصیت وقف کر دینا نہایت اہم اور بڑی نیکی کا فعل ہے۔ اور غور سے دیکھا جائے تو ترقی اسلام کی زندگی اسی قربانی پر موقوف ہے۔ ہمیں یہ شکایت پہنچی ہے کہ بعض مخلصات جو کہ وصیت کرنا چاہتی ہیں لیکن ان کے خاوند انہیں وصیت نہیں کرنے دیتے اور روک بنے ہوئے ہیں۔ ایسی تمام عورتوں کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آنحضرت صلعم کا ارشاد ہے لاطاعة لمخلوق فی معصیة اللہ کہ کسی ایسے امر میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔ جس سے خدا تعالیٰ کی کسی رنگ میں نافرمانی ہوتی ہو۔ اسلئے عورت کو اپنے خاوند کی مرضی کے خلاف بھی اپنی جائداد کی وصیت کرنے کا حق ہے خاوند کی تصدیق صرف اسلئے لی جاتی ہے کہ بسا اوقات اسکے ذمہ عورت کا مہر وغیرہ ہوتا ہے جو ادا کرنا ہوتا ہے اور نیز اس لئے کہ اسے معلوم ہے کہ اسکی عورت نے وصیت کی ہوئی ہے۔ لیکن اگر کوئی خاوند وصیت کرنے میں روک بنتا ہے تو پھر اس کی تصدیق کے بغیر بھی عورت اپنی جائداد کی وصیت کر سکتی ہے (خاکسار جلال الدین شمس)

قیدی کی داستان

حفاظت مرکز کے مقدس فرض کی ادائیگی کے سلسلے میں جماعت کے جن احباب کو قید و بند کی صعوبتوں سے دوچار ہونا پڑا۔ ان میں سے جامعہ احمدیہ کے طالب علم چوہدری غلام رسول صاحب بھی تھے۔

آپ چک ۳۵ ضلع سرگودہا کے ایک مخلص خاندان کے نونہال ہیں ۴۷ء کی موسمی تعطیلات کے سلسلہ میں اپنے گاؤں گئے ہوئے تھے۔ مگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے اس مطالبہ پر کہ نوجوان حفاظت مرکز کے لئے زیادہ سے زیادہ آئیں ۶ ستمبر ۴۷ء کو واپس قادیان چلے گئے۔

۱۰ ستمبر کو محض اسی وجہ سے کہ آپ کے ہاتھ میں ایک لاٹھی کیوں تھی۔ آپ کو قید کر لیا گیا۔

الحمد للہ کہ آپ جملہ احمدی بزرگان کے ساتھ جیل سے رہا ہو کر تشریف لے آئے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں باقاعدہ تعلیم حاصل کرنی شروع کر دی ہے

اعزاز میں جلسہ

آپ کی رہائی پر جامعۃ احمدیہ و مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ اور طلبا کو خوشی کا ہونا ایک فطرتی اور قدرتی امر تھا۔ اور پھر جہاں قلوب کی اساس ہی محض دین پر ہو وہاں تو یہ امر لابدی تھا چنانچہ آپ کے اعزاز میں ۲۲ اپریل کو صحن جامعہ احمدیہ میں زیر صدارت مکرم و محترم پرنسل صاحب جامعہ احمدیہ ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد برادرم مکرم چوہدری غلام رسول صاحب نے اپنے قید کے حالات سنائے۔

قادیان میں گرفتاری

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے آپ ۶ ستمبر ۴۷ء کو قادیان پہنچے تھے۔ اور ۱۰ ستمبر کو قادیان کی پولیس نے آپ کو گرفتار کر لیا۔ قادیان کی حوالات میں آپ کو قریباً ۱۵ دن رکھا گیا۔ اور مختلف ایذائیں بھی دی جاتی رہیں۔ اور نہایت سختی سے اس بات کا التزام کیا گیا کہ ان سے کوئی باہر کا دوست نہ ملے۔ چنانچہ جو دوست کھانا لے کر جاتے۔ انہیں بھی آپ کے پاس بیٹھنے اور بولنے کی اجازت نہ تھی۔

کاہنوان کو روانگی

قادیان کے تھانیدار نے بغیر کسی تحریری کارروائی کے برادر موصوف کو حوالات میں اتنے دن رکھا تھا۔ اس کے بعد کاہنووان کے تھانیدار نے آکر ان کا پرچہ کاٹا۔ اور آپ کو کاہنوان لے جایا گیا۔ رات کے دس بجے آپ قادیان سے پیدل روانہ ہوئے۔ راستہ میں بعض سکھوں نے چاہا۔ کہ انہیں مار دیا جائے۔ مگر خود ہی اس خیال کے آنے سے رک جاتے کہ آخر جیل میں تو جا کر یہ مر ہی جائیں گے۔ چنانچہ انہیں کاہنوان تھانے میں کئی دن رکھا گیا۔ اور پولیس کے تمام تشدد انہیں سہنے پڑے جو ان سے ممکن ہو سکتے تھے

گورداسپور جیل

۱۲ اکتوبر کو کاہنووان تھانے سے آپ کو گورداسپور جیل میں منتقل کر دیا گیا۔ چنانچہ یہ جیل میں رہنے لگے وہاں بھی ان پر تمام وہ مصائب روا رکھے گئے جو ایک تو جیل میں۔ اور دوسرے ان دنوں کے حالات میں متوقع تھے۔ مگر آپ نے نہایت استقلال سے تمام وہ سختیاں برداشت کیں۔ چند دنوں کے بعد جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بھی آپ کو مل گئے۔ اور انہیں مزید اطمینان ہو گیا

جیل میں پابندی

ایک وقت تک حضرت شاہ صاحب موصوف و دیگر احباب پر یہ پابندی تھی۔ کہ آپس میں ہرگز نہ ملیں۔ اور نہ ہی کوئی دوسرا ملاقات کرے۔ اور بعض اوقات تو یہاں تک معلوم ہوا کہ افسران جیل کا ارادہ تھا کہ انہیں مروا دیا جائے۔ مگر خدا تعالےٰ نے ہر آڑے وقت میں ان کی مدد کی۔ اور ان سکھوں سے بھی جو جیل میں اس غرض کے لئے تھے محفوظ رکھا۔

جیل کا سامان

جیل میں ہمارے بھائی کو دو پھٹے پرانے کمبل ملے۔ جن کی کیفیت یہ تھی کہ جا بجا سوراخ تھے اور اتنے مختصر تھے کہ اگر سر ڈھانکا جائے تو پاؤں ننگے اور اگر پاؤں ڈھانکے جائیں۔ تو سر عریاں تھا اور اس تنگ و تار کوٹھڑی میں مچھر اور بو کا وہ عالم کہ الحفیظ والامان۔ غلاظت کی عفونت کی وجہ سے اور دیگر غلاظتوں کی بنا پر جوؤں کا عام ہونا وہاں معمولی بات ہے۔

خوراک

جیل میں آپ کو روٹی نہایت قلیل مقدار میں دی جاتی۔ چنانچہ پہلے تو دو تین گلاس پانی پی کر خوب سیر ہو جاتے اور پھر زہر مار کرتے ہوئے یہ دو چار نوالے نگل لیتے۔ روٹی کی کیفیت یہ تھی کہ ایندھن کی دانستہ کمی کی وجہ سے روٹی صرف ایک طرف سے پکائی جاتی تھی۔ جو پہلے ہی کم تھی مگر بعد میں کچی رہنے کی وجہ سے وہ تمام کھانے کے قابل نہ ہوتی تھی جس کی وجہ سے اکثر مسلمان اس پر نہایت لاغر ہو گئے۔

مسلمانوں کی تذلیل

بعض دفعہ ایسا بھی ہوا کہ جب کوئی مسلمان قیدی بھوک سے بے تاب ہو رہا ہوتا۔ تو سکھ قیدی رحم کے جذبہ سے نہیں بلکہ مسلمانوں کی تذلیل کی خاطر روٹی کا ٹکڑا جس طرح کتے کے آگے پھینکا جاتا ہے۔ اس کے آگے پھینکتے اور ذلت آمیز ہنسی اڑاتے

سکھوں کی ہڑبونگ

جیل میں بعض ایسے سکھ بھی تھے۔ جو مسلمانوں کو ایذا دینے سے وہاں بھی باز نہ آتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اکثر مسلمانوں کو مارا۔ خصوصاً چوہدری سلطان الملک صاحب ذیلدار آف ڈیریوالہ کے ساتھ انہوں نے نہایت بے رحمی کا ثبوت دیا۔

داروغہ جیل کی ستم ظریفی

گورداسپور جیل میں ان احباب کی خاطر جو اشیاء قانونی اجازت کے بعد بھیجی جاتیں۔ داروغہ جیل انہیں خود رکھ لیتا۔ اور اگر رحم آتا۔ تو ان کا حقیر سا بدل دے کر کہتا۔ کہ یہ چیزیں تمہیں لاہور سے یا تمہارے رشتہ داروں کی طرف سے بھیجی گئی ہیں۔

مبشر خوابیں

جیل میں آپ کو اور دیگر احمدی احباب کو بعض مبشر خوابیں بھی دکھائی گئیں۔ جو سلسلہ کے مقدس مرکز اور خود اپنی رہائی کے متعلق تھیں اور جو خوابیں بجائے خود بعد میں احمدیت کی تبلیغ ثابت ہوئیں۔

گورداسپور سے جالندھر

۳ جنوری کو آپ اور دیگر اسیران ملت جالندھر جیل میں بھیج دئے گئے۔ جالندھر میں گورداسپور کی نسبت زیادہ آرام تھا۔ اور اکثر پابندیاں وہاں اٹھا لی گئی تھیں۔ انہیں اکٹھا رہنے کی اجازت مل گئی تھی۔ اور ایک علیحدہ کمرہ بھی مل گیا۔ جس کی وجہ سے یہ احمدی احباب تمام باجماعت نماز و اور تہجد کا التزام کرتے رہے۔ اپنے گھروں کے بھجوائے ہوئے بستر بھی انہیں پہنچ گئے۔ اور نقدی رکھنے کی اجازت مل جانے کے باعث بازار سے اشیاء بھی منگوا سکتے تھے

جیل میں تبلیغ حق

ہمارے محترم احباب جیل میں اسوۂ یوسف کو کبھی نہیں بھولے۔ بلکہ باوجود تمام مصائب و مشکلات کے وہاں بھی تبلیغ حق کے فریضہ کو سرانجام دیتے رہے۔ اور قریباً ۶ نفوس حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ اللّٰھم زدفزد

مخالفت حق

ناممکن ہے کہ کسی جگہ سچائی ہو۔ اور اس کے خلاف باطل خیمہ زن نہ ہو۔ جیل میں بھی بعض متعصب اور جاہ طلب انسانوں کی طرف سے مخالفت کی گئی۔ اور کہا گیا کہ تبلیغ ایک فساد کا ذریعہ ہے۔ مگر جی۔ و کے آخری فیصلہ نے کہ تم لوگ بھی انہیں تبلیغ کرو۔ ان کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ اور ان کا منہ خود بخود بند ہو گیا۔

جالندھر سے لاہور سنٹرل جیل میں

دونوں حکومتوں کے باہمی فیصلہ کی بناء پر جالندھر سے مسلمان قیدیوں کا قافلہ ۸ اپریل کو لاہور پہنچا۔ جس میں ہمارے یہ دوست بھی تھے۔ چنانچہ ان تمام احباب کو سنٹرل جیل لاہور میں رکھا گیا۔

رہائی

سنٹرل جیل سے ۱۰ اپریل کو آپ ضمانت پر رہا ہو گئے۔ الحمد للہ

آپ کی صحت پہلے سے کسی حد تک کمزور ہے۔ لیکن ہمیں خوشی ہے۔ اس صحت کی کمزوری پر جس سے عزم میں مضبوطی پیدا ہو گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے بھائی کو دین کی خدمت کی توفیق دے اور ہم لوگوں میں بھی وہ جفاکشی پیدا کرے۔ کہ ہم دین کی ہر رنگ میں خدمت کر سکیں۔ اور کسی سے پیچھے نہ رہیں۔

چوہدری صاحب موصوف کے ان حالات کے اظہار کے بعد مختلف احباب کی طرف سے جیل اور دیگر اسیران ملت کے متعلق مختلف استفسارات کئے گئے۔ جن کا جواب برادر موصوف نے دیا۔

آخر میں اساتذہ و طلبا جامعہ و مدرسہ کی طرف سے ایک ریزولیشن جناب مولوی ظفر محمد صاحب مولوی فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ نے پیش کیا اور بالاتفاق منظور ہوا کہ اس کی نقول۔ الفضل۔ اور المنشور کو بھیجی جائیں۔ اس ریزولیشن میں اساتذہ و طلباء جامعہ و مدرسہ احمدیہ کی طرف سے برادرم چوہدری غلام رسول طالبعلم جامعہ احمدیہ۔ مولوی احمد خان صاحب نسیم مولوی فاضل اور ان کے ساتھ رہا ہونے والے دیگر اسیران ملت کی خدمت سلسلہ کی خاطر مصائب برداشت کرنے پر مبارکباد پیش کی گئی

درخواست دُعا

ملک اکرام اللہ صاحب گورنمنٹ کوارٹرز چوبرجی کی اہلیہ صاحبہ چند روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ شدت علالت کے باعث لیڈی ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

صدقات

جس طرح نماز ایک اہم فرض ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ بھی ایک اہم فرض ہے اور جس طرح نماز میں فرائض کے ساتھ سنتیں اور نوافل ترقی درجات کے لئے ضروری ہیں۔ اسی طرح مالی عبادت زکوٰۃ کے ساتھ بھی اور عبادات ہیں اور وہ صدقات ہیں صدقات کو جاری رکھنے سے انسان کو ایک تو اہم فرض زکوٰۃ کی ادائیگی میں غفلت نہیں ہوتی ہے۔ دوسرے صدقات سے انسان مراتب روحانی میں ترقی کرتا ہے۔ صدقہ اور بہت سے کسل اور کمزوریوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

صدقہ دینے کیلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ بڑی بڑی رقم صدقہ میں دی جائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک عورت آئی جس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں۔ اس وقت میرے پاس ایک چھوارے کے سوا کچھ نہ تھا میں نے وہی چھوارا اسے دیدیا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص پاک کمائی سے ایک چھوارے کے برابر بھی صدقہ دیتا ہے۔ تو اللہ اس (چھوارے) کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ پھر اس کو صدقہ دینے والے کے لئے بڑھاتا ہے۔ جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کو پال کر بڑھاتے حتیٰ کہ وہ چھوارہ پہاڑ کے مثل ہو جاتا ہے۔

کیا ہی اچھی اور امید دل سے بھری ہوئی تعلیم ہے۔ غریب سے غریب لوگ بھی صدقہ دے سکتے ہیں۔ اور اپنی ذرا سی چیزوں کے معاوضہ میں بڑے بڑے اجر حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مال و دولت کا بھوکا نہیں۔ وہ تو اپنے بندے کے اخلاص بڑے دل اور صدق نیت سے اپنی راہ میں خرچ کرانا چاہتا ہے۔ خواہ وہ ایک چھوارہ ہی ہو۔ پس صدقہ دینا چاہیئے۔ تھوڑے بہت کا سوال ہی نہیں ہے۔ جو جس کے پاس ہو۔ اس میں سے صدقہ دیدے تا اللہ تعالےٰ کے ہاتھ سے اس کے دیر کا سرمایہ بڑھتا ہے۔ (نظارت بیت المال)

میری چھوٹی بچی کی وفات

میری عزیزہ لئیقہ پندرہ روز بعارضہ بخار بیمار رہ کر مورخہ ۲۵ اپریل وفات پاگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہمیں محسوس ہوتا تھا کہ اس جلاوطنی میں اس دور دراز گاؤں میں اس کے علاج معالجہ کا علاج نہ ہو سکے گا۔ مگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس گاؤں میں یونانی علاج، ہومیوپیتھی علاج اور ڈاکٹری علاج سب کچھ میسر آگیا۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب احمدی لالیاں نے محنت سے علاج کیا۔ گاؤں کے احمدی احباب اور خواتین نے جو سب ہجرت کے باعث یہاں آئے ہیں۔ باہمی ہمدردی اور اخوت کا قابل قدر اظہار فرمایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء میں اس بات کو کبھی بھول نہیں سکتا کہ عزیزہ کی وفات سے قبل والی شب جب یہ خیال ہوا کہ شاید اسے سکتہ ہو گیا ہے۔ تو اس پر اخویم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری۔ اخویم قریشی محمد نذیر صاحب۔ مکرم مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ برادرم چودھری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی۔ مکرم مولوی محمد شہزادہ خاں صاحب۔ مکرم منشی عبدالخالق صاحب۔ مکرم مولوی عبداللہ صاحب اور بعض ہمارے عزیز طلبہ نے بہت دوڑ دھوپ کی اور ان میں سے اکثر احباب نے ساری رات جاگ کر بسر کر دی۔ اللہ تعالےٰ ہی ان کی اس شفقت کا انہیں بدلہ دے۔ آمین

عزیزہ لئیقہ کی عمر تو تین سال ہی تھی۔ مگر اس کی یاد اس کی بھولے پن کے باعث کبھی نہ بھولے گی مجھے اس کی اس بیماری میں یہ نظارہ بھی دیکھنے کا موقعہ ملا۔ کہ مائیں اپنے بچوں کی بیماری میں کتنی تکلیف برداشت کرتی ہیں۔ اس نظارہ پر بار بار میرے دل سے اپنی والدہ مرحومہ کی ؟

قادیان جانیوالے خط ابھی تک بیرنگ ہو رہے ہیں

دوست احتیاط رکھیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے آف قادیان حال رتن باغ لاہور

چند دن ہوئے میں نے الفضل میں اعلان کروایا تھا۔ کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان ڈاک کے ٹکٹوں کی شرح تبدیل ہو چکی ہے۔ اس لئے دوست قادیان خط بھجواتے ہوئے جدید شرح کے مطابق ٹکٹ لگایا کریں۔ ورنہ خطوں کے بیرنگ ہو جانے کی وجہ سے قادیان کے غریب درویشوں کو زیر بار ہونا پڑتا ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک دوستوں نے اس غلطی کی اصلاح نہیں کی۔ کیونکہ قادیان کے تازہ فون سے اطلاع ملی ہے۔ کہ ابھی تک قادیان میں کثرت کے ساتھ بیرنگ خط پہنچ رہے ہیں۔ میں دوستوں کی سہولت کے لئے پھر اس جگہ ٹکٹوں کی تازہ شرح درج کر دیتا ہوں۔ جو ہندوستان جانے والی ڈاک کے لئے ضروری ہے۔ احباب اس کا خیال رکھیں

(۱) پوسٹ کارڈ ۲/ (دو آنے) (۲) لفافہ ۳/۰ (ساڑھے تین آنے)

یہ شرح عام ڈاک کے لئے ہے۔ رجسٹری ڈاک یا ہوائی جہاز کی ڈاک کی شرح اس سے زیادہ ہے۔

موصیوں کے مصدقین کے غور کے لئے

یاد رہے کہ وصیت کا سلسلہ جو منشائے ایزدی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاری کیا۔ وہ دنیوی اغراض کے لئے نہیں بلکہ محض دینی اغراض کے پیش نظر جاری کیا تھا۔ اور مقبرہ بہشتی کے قیام کی اہم غرض یہ تھی کہ ایسے نیک اور صالح لوگ جنہوں نے خدمت اسلام کے لئے ایسے زمانہ میں اپنے اموال دئیے۔ جبکہ اسلام یتیمی اور بے کسی کی حالت میں تھا اور نرغۂ اعداد میں گھرا ہوا تھا اور ہر طرف سے دشمن اس کی تباہی کے سامان تیار کر رہے تھے۔ وہ سب ایک مقام پر دفن کئے جائیں یا اگر کسی وجہ سے وہ اس جگہ دفن نہ کئے جا سکیں تو ان کے نام پر ان کے کتبے وہاں نصب کئے جائیں۔ تا آئندہ آنے والی نسلیں ایسے نیک لوگوں کی قربانیوں کو یاد کر کے ان کیلئے دعائیں کریں۔

اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب الوصیت میں جو ہدایات تحریر فرمائی ہیں۔ ان کی رو سے یہ لازمی شرط ہے کہ وصیت اسی شخص کی قبول کی جائے۔ جو حقیقت میں مومن ہو۔ اور ہر قسم کی محرمات سے پرہیز کرنیوالا اور نماز روزہ کا پابند اور احکام شریعت پر عمل کرنے والا ہو۔ اور اس غرض کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ کسی کی وصیت اس وقت تک قبول نہیں کی جاتی۔ جب تک کہ وصیت ہر موصی کے عقائد و اعمال اور کیریکٹر کے متعلق دو معزز احمدی مصدقین کی شہادت درج نہ ہو۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا تمام جماعتہائے احمدیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مصدقین تصدیق کرتے وقت نہایت احتیاط سے کام لیں اور بلا رو رعایت اپنی رائے کا اظہار کریں تاکہ وصیت کا سلسلہ جس غرض کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ وہ غرض فوت نہ ہو جائے۔ نیز اگر کوئی خلاف واقعہ کسی کی تصدیق کر گیا۔ تو وہ خدا کے نزدیک جوابدہ ہو گا۔ اور اگر وصیت کے بعد کسی موصی میں ایسا تغیر واقع ہو۔ جو وصیت کی شرائط کے منافی ہے۔ تو فوراً اس کی رپورٹ محکمہ متعلقہ میں کرنی چاہیئے۔ خاکسار جلال الدین شمس

ص۲ بلندی درجات کے لئے ابھی دعائیں نکلتی تھیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ عزیزہ کو ہمارے لئے فرط بنائے اور اپنے فضل سے باقی سب بچوں کو صحت و درازیٔ عمر کے ساتھ خادم دین بنائے۔ آمین ثم آمین

خاکسار:- ابوالعطاء جالندھری احمد نگر ضلع جھنگ

ذیل کے موصی صاحبان اپنے پتوں سے اطلاع دیں

نام		وصیت نمبر
۱۔ ڈاکٹر امین الدین صاحب عامر امرتسر	وصیت نمبر	۶۰۱۳ ۲۷/۴/۴۸
۲۔ جمعدار سید ریاض احمد صاحب جہلم حال دہلی	"	۶۰۲۰
۳۔ عبدالرشید خان ولد محمد رشید خان صاحب دارالرحمت قادیان	"	۶۰۲۴
۴۔ طالب علی صاحب سپاہی بہت پور ضلع ہوشیارپور	"	۶۰۳۳
۵۔ حکیم شوق محمد صاحب باب الانوار قادیان	"	۶۰۳۸
۶۔ برکت علی ولد میاں سندھی صاحب فیض اللہ چک	"	۶۰۴۹
۷۔ آمنہ بیگم زوجہ بابو کرامت اللہ صاحب دارالانوار قادیان	"	۵۹۸۸
۸۔ فتح محمد صاحب ولد میاں فیض محمد صاحب فیروزپور	"	۶۰۶۲
۹۔ محمد الدین صاحب سابق کارکن مدرسہ احمدیہ قادیان	"	۶۰۶۵
۱۰۔ نظام الدین ولد گاندھی صاحب ملکند پور ضلع جالندھر	"	۶۰۶۶
۱۱۔ میاں رشید احمد ولد بابو علی حسن صاحب انبالہ چھاؤنی	"	۶۰۷۹
۱۲۔ اے۔ سی۔ سید محمود احمد صاحب انبالہ کینٹ	"	۶۰۸۹
۱۳۔ عبدالواحد ولد شمس الدین صاحب سکنہ غلام نبی	"	۶۰۹۳
۱۴۔ خواجہ محمد شریف ولد خواجہ میراں بخش صاحب کشمیری	"	۶۰۹۴
۱۵۔ شبر علی صاحب ولد پیر بخش صاحب دارالفضل قادیان	"	۶۰۹۳
۱۶۔ سید بشیر احمد صاحب ولد سید عبدالحی صاحب بمبئی	"	۶۰۹۵
۱۷۔ عبدالقیوم احمد برادر عبدالحی صاحب قادیان	"	۶۱۰۰
۱۸۔ عبدالباسط خانصاحب ۱۹۰۲۴ RAF. P.T.S انبالہ	"	۶۱۰۴
۱۹۔ عبدالقدیر صاحب ولد مولوی رحیم بخش صاحب دارالفضل قادیان	"	۶۱۰۶
۲۰۔ حبیب النساء صاحبہ زوجہ حاجی محمد صدیق صاحب دہلی	"	۶۱۱۹
۲۱۔ قاضی منظور الحق صاحب لیفٹننٹ بمبئی	"	۶۱۳۶
۲۲۔ میجر چوہدری محمد اشرف صاحب میرٹھ	"	۶۱۳۴
۲۳۔ بابو ہدایت اللہ منصور دہلی	"	۶۱۳۸
۲۴۔ چوہدری شکر الٰہی صاحب دہلی	"	۶۱۴۱
۲۵۔ عبدالغنی صاحب کشمیری رشی نگر کشمیر	"	۶۱۴۲
۲۶۔ سید امام شاہ ولد سید حسین شاہ نصرت گرلز سکول قادیان	"	۶۱۴۷

(خاکسار جلال الدین شمس سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

اخبار سن رائز کا نیا ایڈریس

اخبار سن رائز کا دفتر کشمیر بلڈنگس میکلوڈ روڈ سے ۳۲ ڈیوس روڈ لاہور پر منتقل ہو گیا ہے۔ تمام خریداران سن رائز اور دیگر احباب سے درخواست ہے کہ تمام خط و کتابت ایڈیٹر یا مینیجر سن رائز ۳۲ ڈیوس روڈ لاہور کے پتہ پر کی جاوے۔

(مینیجر سن رائز لاہور)

تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ موسم بہار کی تعطیلات کے بعد محکمہ تعلیم کی ہدایت کے ماتحت یکم جون ۱۹۴۸ء کو کھلے گا۔ احباب جماعت اس عرصہ میں طلباء کو چنیوٹ میں بھجوانے کا بندوبست کر رکھیں اور اسی مئی تک اپنے بچوں کو یہاں بھجوا دیں۔ تاکہ پڑھائی شروع ہوتے ہی طلباء یہاں موجود ہوں۔ (خاکسار سید محمود اللہ شاہ ہیڈ ماسٹر)

ایک ضروری اعلان

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں خط لکھتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا ضرور خیال فرما لیا کریں:-

(۱) خط خوشخط اور روشنائی سے لکھا جائے پنسل یا مدھم روشنائی سے نہ ہو تا حضور اقدس کو پڑھنے میں دقت نہ ہو۔

(۲) اپنا نام اور پتہ مکمل لکھا جائے بعض احباب خط لکھنے کے بعد اپنا نام لکھنا ہی بھول جاتے ہیں۔ اور بعض احباب نے اپنا نام ہی لکھ دیتے ہیں۔ جس سے دفتر کو جواب دینے میں سخت دقت ہوتی ہے۔

(اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری)

میٹرک پاس غیر منتخب شدہ واقفین زندگی:- جو میٹرک پاس احباب نے قبل ازیں تحریک جدید کے ماتحت اپنی زندگیاں وقف کی ہوئی ہوں۔ اور انہیں ان کے مناسب حال کام نہ ہونے کی وجہ سے تاحال نہ بلایا گیا ہو۔ وہ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل امور سے مطلع فرمائیں:-

(۱) نام اور موجودہ پتہ (۲) عمر (۳) ماہوار اوسط آمد (۴) تعداد بچگان

نیز جو دوست اسلام کی خدمت کی خواہش رکھتے ہوں۔ اور وہ میٹرک پاس ہوں۔ لیکن تاحال انہوں نے زندگی وقف نہ کی ہو۔ وہ بھی اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر فارم معاہدہ وقف زندگی دفتر ہذا سے منگوا کر زندگی ہاں وہ زندگی جس کا کوئی بھروسہ نہیں وقف کر کے دائمی زندگی حاصل کر سکتے ہیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید جودھامل بلڈنگ۔ لاہور)

درخواستہائے دعا:- (۱) احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست ہے کہ وہ طلباء جماعت چہارم مدرسہ احمدیہ و سپیشل کلاس جامعہ احمدیہ کے سالانہ امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرما دیں۔ (عبد الشکور مدرسہ احمدیہ احمد نگر جھنگ)

(۲) شیخ محمد دین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ احمد نگر میں بعض عوارض میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرما دیں۔

کلرک کی ضرورت:- پراونشل انجمن احمدیہ سندھ کے لئے ایک میٹرک پاس کلرک کی ضرورت ہے۔ جو دینی علوم کے علاوہ خاص طور پر خط و کتابت اور ڈرافٹ مرتب کرنے میں تجربہ رکھتا ہو۔ تنخواہ آجکل کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے مقرر کی جائے گی۔ جو دوست خواہش رکھتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں معہ ضروری کوائف اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے بھجوا دیں۔ (خاکسار ڈاکٹر شاہجی خان امیر پراونشل انجمن احمدیہ سندھ سول ہسپتال میرپور خاص)

میں آجکل رخصت پر لاہور سے باہر ہوں بعض دوست اور ذاتی واقفیت رکھنے والے احباب اخبار الفضل سے متعلقہ شکایات وغیرہ خاکسار کے نام ارسال فرما کر ذاتی توجہ دینے اور شکایات رفع کرنے کا ارشاد فرما رہے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ خاکسار ان دنوں لاہور سے باہر رخصت پر ہے۔ اسلئے فوری ذاتی توجہ دینے سے بوجہ مسافرت معذور ہے انشاء اللہ العزیز وسط مئی ۱۹۴۸ء کے قریب اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو کر جو کچھ ہو سکے گا خدمت کر دے گا۔ اس اثناء میں اگر کوئی شکایت ہو تو براہ راست قائمقام مینیجر صاحب الفضل کو بھجوائی جاتی رہے امید ہے وہ ضروری توجہ مبذول فرمائیں گے۔ میں بھی ایسی شکایات دفتر کو بھجوا رہا ہوں۔ تاکہ دور کر سکیں۔

(رشید احمد ارشد عفی عنہ جنرل مینیجر روزنامہ الفضل از بھیرہ)

حیدرآباد کے خلاف اقتصادی ناکہ بندی کے منصوبے

بمبئی ۲۹ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ آچاریہ کرپلانی نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے خفیہ اجلاس میں یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ حیدرآباد کے اصلی حالات کی چھان بین کرنے کے لئے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی جائے لیکن پنڈت جواہر لال نہرو نے جو اس تجویز کے مخالف تھے کہا کہ حیدرآباد کے حالات بالکل واضح ہیں کہ کسی تحقیقاتی کمیٹی کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ آج کی نشست میں بیشتر لوگوں کا خیال تھا کہ حکومت ہند کو حیدرآباد کے معاملہ میں اپنی موجودہ نرم اور کمزور پالیسی چھوڑ کر زیادہ سخت کارروائیاں کرنی چاہئیں سرحدی لوگوں کو حیدرآبادی دہشت پسندوں کی خطرناک سرگرمیوں سے محفوظ کرنے کیلئے ضروری ہے کہ سرحدوں پر فوج اور شہری محافظوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ اور اسلحہ مفت تقسیم کیا جائے۔ بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے اس بات پر زور دیا کہ حیدرآباد پر اقتصادی ناکہ بندی اور سخت کر دی جائے۔ پنڈت نہرو نے تقریر کی اور بتایا کہ حکومت ہند صورت حالات سے غافل نہیں ہے آپ نے کہا۔ کہ شہریوں کو اپنی حفاظت کے لئے ہوم گارڈز میں بکثرت بھرتی ہو کر فوجی تربیت حاصل کر لینی چاہیئے۔ آخر میں ایوان نے فیصلہ کیا کہ حکومت ہند کو ضروری اقدامات کرنے کی اجازت دی جائے۔

فوری ضرورت

ایک محنتی دیانتدار کلرک کی فوری ضرورت ہے جو حسابات اچھی طرح رکھ سکتا ہو۔ ٹائپ جانتا ہو۔ انگریزی خطوط ڈرافٹ کر سکتا ہو تنخواہ انشاء اللہ معقول ملے گی۔ ضرورت مند دوست فوراً مجھ سے ملیں یا خط لکھیں۔

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد رتن باغ لاہور

مہاجرین جموں وکشمیر کا اہم فرض

لاہور ۳۰ - اپریل: جموں وکشمیر مسلم کانفرنس کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ مہاجرین جموں وکشمیر جو پاکستان کے مختلف علاقوں میں پناہ گزین ہیں - سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اٹھارہ سال اور اس سے زیادہ عمر کے عورتوں مردوں کی فہرستیں تیار کریں - یہ لسٹیں آنے والے استصواب رائے عامہ کے لئے کارآمد ہوں گی مسلم لیگ کی ہر شاخ سے اپیل کی جاتی ہے - کہ وہ اس اہم مسئلہ میں ہم سے تعاون کریں ریاستی پناہ گزین یہ فہرستیں ریفوجی آفیسر ڈسٹرکٹ مسلم لیگ - سٹی مسلم لیگ یا ڈپٹی ریفرینڈم کمشنر آزاد کشمیر گورنمنٹ تراڑکھل کے دفتر میں بھجوا دیں۔

حیدر آباد کے ہندو نظام کی طرف سے لڑیں گے

حیدر آباد دکن ۲۹ - اپریل: عادل آباد کے ہندوں نے نظام کو ایک تار بھیجا ہے - جس میں کہا گیا ہے - کہ وہ حیدر آباد کی ریاستی کانگرس اور کمیونسٹ پارٹی کی سرگرمیوں کی مذمت کرتے ہیں - اور مجلس کے رضاکاروں کے کارناموں کو سراہتے ہیں - ہندوؤں نے یہ بھی لکھا ہے - کہ وہ حیدر آباد کی آزادی کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں -

بغداد میں طلبا کی بھوک ہڑتال

بغداد ۲۹ - اپریل: ابھی تک یہاں بہت سے طلبا نے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے - اور وہ فلسطین میں فوری اقدام کا مطالبہ کر رہے ہیں

نمک کی درآمد بند کر دی گئی - !

نئی دہلی ۲۹ - اپریل: معلوم ہوا ہے - کہ کلکتہ کے نمک کے گودام میں جگہ نہیں رہی اس لئے حکومت ہند نے عدن کے سوا باقی تمام جگہوں سے نمک کی درآمد روک دی ہے -

صدر گوجرانوالہ سنڈیکیٹ کی پریس کانفرنس (بقیہ صفحہ اول)

آپ نے کہا تقسیم سے قبل سنڈیکیٹ کے ۱۲ ارکان تھے - جن میں سے ۲ مسلمان تھے - لیکن اب پانچ ہیں - اور گذشتہ ۷ ماہ سے راشن سپلائی کا کام سنڈیکیٹ کے ہاتھوں میں نہیں ہے - پناہ گزینوں کے معاملے میں سنڈیکیٹ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے میاں عبد العزیز صاحب نے بتایا کہ سنڈیکیٹ نے ۳ لاکھ روپے کا آٹا مہیا کیا - جس کی قیمت ہمیں پورے ۵ ماہ کے بعد ملنی شروع ہوئی تھی - ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے میاں عبد العزیز صاحب نے کہا خراب گندم ہرگز دوسرے اناج میں شامل نہیں کی گئی - بلکہ اسے جلانے کے لئے کام میں لایا گیا

نئی دہلی میں بین المملکتی کانفرنس کا انعقاد

شملہ ۲۹ - اپریل: - مشرقی اور مغربی پنجاب کے مابین دیپالپور اور اپر باری دوآب کی نہروں کے متعلق جو تنازعہ چل رہا ہے معلوم ہوا ہے - کہ اس کا حل تلاش کرنے کے لئے ۳ مئی کو نئی دہلی میں ایک بین المملکتی کانفرنس کا ہنگامی اجلاس منعقد ہوگا - پاکستان وفد کی قیادت وزیر خزانہ غلام محمد کریں گے - وفد کے دوسرے ارکان پاکستانی ہائی کمشنر متعینہ ہندوستان خواجہ شہاب الدین اور پاکستانی پنجاب کے وزیر خزانہ اور وزیر مال میاں ممتاز دولتانہ اور سردار شوکت حیات خان ہوں گے - مشرقی پنجاب کے وفد کی قیادت وہاں کے وزیر مال راجہ سر سورن سنگھ کریں گے - واضح رہے کہ مشرقی اور مغربی پنجاب کی حکومتوں کے چیف انجینئروں نے حال ہی میں پانی کی بہم رسانی کے متعلق جو شرائط طے کی تھیں ان کی منظوری یہ کانفرنس دے گی -

مغربی بنگال کی وزارت توڑ دی جائیگی

کلکتہ ۲۹ - اپریل: - پچھلے دنوں مغربی بنگال اسمبلی کے کچھ ممبروں نے وزیر اعظم کے پاس ایک یادداشت بھیجی تھی - جس میں ان سے مطالبہ کیا گیا تھا - کہ موجودہ وزارت کو توڑ کر مسٹر سر نیندر موہن گھوش کی قیادت میں نئی وزارت بنائی جائے - اس سلسلے میں ڈاکٹر پی - سی رائے نے ۵ مئی کو کانگرس پارٹی کا ایک جلسہ اپنی قیامگاہ پر بلایا ہے - تاکہ اس مسئلہ پر بحث کی جاسکے :-

مستعمرات کے وزرائے اعظم کی کانفرنس

لندن ۲۸ - اپریل :- آج وزیر اعظم اٹیلی نے ہاؤس آف کامنز میں بتایا - کہ لندن میں مستعمرات کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کے امکان پر غور وخوض ہو رہا ہے

مرزا ابراہیم رہا کر دیئے گئے

لاہور ۳۰ - اپریل :- ریلوے ورکرز یونین کے لیڈر اور پاکستان ٹریڈ یونین فیڈریشن کے صدر مرزا ابراہیم کو کل راولپنڈی جیل سے رہا کر دیا گیا - آپ آج لاہور پہنچے مزدوروں کے ایک جم غفیر نے آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے - اور مرزا ابراہیم زندہ باد کے نعروں سے آپ کا استقبال کیا - اس بات کا ذکر نامناسب نہ ہوگا کہ مرزا ابراہیم کو ایک آئل کمپنی کو قومی ملکیت بنانے کا مطالبہ کرنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا تھا - اور یہ گرفتاری پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت عمل میں لائی گئی تھی - گذشتہ دنوں آپ کی طرف سے مزدوروں نے ہائیکورٹ میں ہیبیئس کارپس درخواست گذاری جس پر جسٹس کارنیلیس نے آپ کی رہائی کے احکام صادر کئے تھے - (نامہ نگار خصوصی)

اور چونکہ تعداد میں ہمیں کوئلہ میسر آ گیا لہذا اب ان بوریوں میں سے ۹۵ فی صدی بوریاں بادامی باغ ملز میں اس مصرف کے لئے

موٹر پر ہندوستان جانے کیلئے اجازت نامہ

لاہور ۲۹ - اپریل :- چونکہ پاکستان سے ہندوستان میں موٹروں کی برآمد ممنوع قرار دیدی گئی ہے - اس لئے تمام وہ لوگ جو موٹر سے ہندوستان جانا چاہتے ہیں - ان کے پاس لاہور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا اجازت نامہ ہونا لازمی ہے - جس پر مدت سفر کا اندراج ہوگا اگر ہندوستان سے واپسی پر چونگی کے افسروں کو یہ اجازت نامہ دکھایا جائے گا - تو چونگی کا محصول وصول نہیں کیا جائے گا - جس شخص کے پاس یہ اجازت نامہ نہیں ہوگا - اس کو سرحد پار جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی - اس طرح جو لوگ ہندوستان سے پاکستان آئیں گے - ان کو اس بات کا یقین دلایا ہوگا - کہ اگر وہ معینہ مدت کے اندر موٹرکار کو واپس ہندوستان نہیں لیجاتے تو وہ مقررہ محصول ادا کریں گے

کشمیر میں جعلی پناہ گیروں کا داخلہ

کراچی ۳۰ - اپریل: آزاد کشمیر گورنمنٹ کے نمائندہ مسٹر محمود ہاشمی نے ہمارے نامہ نگار خصوصی کو بتایا کہ حکومت ہندوستان "کشمیری پناہ گزینوں کا" بھیس بدلا کر ہندوؤں اور سکھوں کو گروہ در گروہ کشمیر میں داخل کر رہی ہے مسٹر ہاشمی نے کہا میرے پاس حکومت ہند کے اس اقدام کا ثبوت موجود ہے - کہ حکومت ہند کے ان بھیجے ہوئے آدمیوں کو شیخ عبد اللہ کی حکومت ریاستی باشندے ہونے کے سرٹیفکیٹ عطا کئے جا رہی ہے - مسٹر ہاشمی نے کہا حکومت ہندوستان یہ سب کچھ کسی نہ کسی طرح آئندہ استصواب رائے عامہ میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے کر رہی ہے (نامہ نگار خصوصی)

رہی ہیں جنہیں رفتہ رفتہ جلایا جا رہا ہے - آخر میں آپ نے تعمیری تنقید کا خیر مقدم کرتے ہوئے اخبارات سے تعاون کی اپیل کی -

۱۳۵۵ افراد ہیضہ کا شکار !

لاہور ۲۹ - اپریل: تازہ ترین سرکاری بیان ہے کہ گوجرانوالہ اور ملتان کے ضلعوں میں ہیضہ پھیل گیا ہے - معلوم ہوا ہے - کہ خانیوال ضلع ملتان میں ہیضہ کی چار وارداتیں ہوئیں - جن میں سے دو آدمی جانبر نہ ہوسکے - تمام صوبہ میں اب تک کل ایک ہزار تین سو آدمی اس وبا کا شکار ہو چکے ہیں - اور ۲۲۹ اموات ہوئی ہیں - پچھلے چوبیس گھنٹوں میں لاہور شہر میں اکا دکا وارداتوں کی خبر ملی ہے

ڈاک اور پارسل کی شرح میں کمی کی توقع

کراچی ۲۹ - اپریل: - پچھلے تین روز سے کراچی میں ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں کے درمیان ڈاک اور پارسل کی شرح کے متعلق گفت وشنید ہو رہی تھی - آج یہ بات چیت ختم ہو گئی - اور ایک مشروط سمجھوتہ ہو گیا ہے - جو اس وقت عمل میں آئے گا - جب دونوں حکومتیں اس کی تصدیق کر دیں گی - ہندوستان کے نمائندے آج واپس چلے گئے ہندوستان کے وفد کے لیڈر ڈاک اور تار کے محکمے کے سینئر ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل مسٹر جیرتھ تھے - اور پاکستانی وفد کے لیڈر محکمۂ مواصلات کے ڈپٹی سیکرٹری مسٹر مسرت حسین زبیری تھے - دونوں حکومتوں کے نمائندوں کا ڈاک اور پارسل کی شرح کے متعلق ایسا سمجھوتہ ہو گیا ہے - جس سے عوام کو بہت فائدہ ہوگا - اس سمجھوتے کے ذریعے دونوں ملکوں کی ڈاک اور پارسل کی شرح وہی ہوگی - جو یکم اپریل سے پہلے تھی -

پاکستان سویڈن ہوائی سمجھوتے کا مسودہ

کراچی ۲۹ - اپریل - سویڈن اور پاکستان کے درمیان ہوائی معاہدے کے سلسلے میں حکومت پاکستان کی وزارت مواصلات کے پریس نوٹ میں کہا گیا ہے - کہ پاکستان اور سویڈن کے نمائندوں نے فضائی معاہدے کا مسودہ تیار کر لیا ہے - وہ عنقریب ہی اپنی اپنی حکومتوں کو منظوری کے لئے بھیج دیں گے - اس مسودے کی رو سے حکومت سویڈن - سویڈن - قاہرہ - کراچی - کلکتہ اور بنکاک کے درمیان ایک فضائی سروس قائم کر سکے گی - پاکستان ایئر سروس کا راستہ بعد میں طے کر لیا جائیگا -

"اسلامی پردہ" پر تقریر

پاکستان پردہ لیگ کے زیر اہتمام آج ساڑھے آٹھ بجے رات اسلامیہ کالج گراؤنڈ میں سید ابو الاعلیٰ مودودی "اسلامی پردہ" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے - عورتوں کے لئے پردہ کا انتظام بھی

[illegible] نئی دہلی ۲۹ - اپریل: معلوم ہوا ہے - کہ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہرلال نہرو ۱۱ مئی کو اندور میں مالوہ یونین کا افتتاح کریں گے